

اللہ کو یاد رکھیں

اپنی موت کو یاد رکھیں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ



PDFBOOKSFREE.PK

میرا مہلا پلست

فہرست مضامین

صفحہ	عنوان
۵	تہمید
۶	موت یاد رکھنے کی چیز ہے
۷	موت لذتوں کو ختم کرنے والی ہے
۹	موت کو یاد رکھنے کے طریقے
۱۰	پہلا طریقہ: قبرستان جانا
۱۱	قبرستان جانے کا طریقہ
۱۲	دوسرا طریقہ: اپنی موت کو سوچنا
۱۳	عقل مند کون؟
۱۴	اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا کرو
۱۵	سر کی حفاظت کے دو مطلب
۱۶	سر کی چار چیزوں کی حفاظت
۱۷	دماغ کی حفاظت
۱۸	پیٹ کی حفاظت
۱۹	غفلت دور کریں
۲۰	مراقبہ موت کے چند اشعار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اپنی موت کو یاد رکھیں

الحمد لله نعمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه، ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا، من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل الله فلا هادي له، ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له، ونشهد ان سيدنا وسندنا ومولانا محمداً عبده ورسوله، صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه وبارك وسلم تسليماً كثيراً كثيراً.

اما بعد

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بسم الله الرحمن الرحيم
﴿ولقد آتينا لقمن الحكمة ان اشكر لله ومن يشكر فانما يشكر لنفسه ومن كفر فان الله غني حميد - صدق الله العظيم﴾ (سورة لقمان: ۱۲)

تمہید

یہ سورۃ لقمان کی آیت ہے، اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک

اور مقبول بندے حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحتیں بیان فرمائی ہیں، مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں حبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت لقمان علیہ السلام کا ایک قول نقل کیا ہے، وہ قول یہ ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے چار ہزار پیغمبروں کی خدمت اور صحبت میں رہ کر جو کچھ ان سے سنا اور جو ان کی تعلیمات حاصل کیں، ان کا خلاصہ یہ آٹھ نصیحتیں ہیں:

① پہلی نصیحت یہ ہے کہ جب تم نماز میں ہو تو اپنے دل کی حفاظت کرو۔

② دوسری نصیحت یہ ہے کہ جب تم دسترخوان پر بیٹھو تو اپنے حلق کی حفاظت کرو۔

③ تیسری نصیحت یہ ہے کہ جب تم لوگوں کے درمیان بیٹھو تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

④ چوتھی نصیحت یہ ہے کہ جب تم کسی کے گھر جاؤ تو اپنی نظر کی حفاظت کرو۔

ان چار نصیحتوں کے بارے میں پچھلے جمعوں میں عرض کیا جا چکا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

موت یاد رکھنے کی چیز ہے

پھر پانچویں اور چھٹی نصیحت کرتے ہوئے حضرت لقمان علیہ السلام

نے فرمایا کہ دو باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو؛ اور دو باتوں کو ہمیشہ کے لئے بھول جاؤ۔ جن دو باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو، ان میں سے ایک موت ہے اور دوسری اللہ تعالیٰ کی یاد۔ لہذا موت ہر وقت یاد رکھنے کی چیز ہے، اس کو بھولنا نہیں چاہئے، وجہ یہ ہے کہ عام طور پر انسان اس دنیا میں آکر آخرت کو بھول جاتا ہے، اور دنیا کی محبت اس کے دل میں اتر جاتی ہے، اور دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، اس لئے کہ دنیا کی محبت سے غفلت پیدا ہوتی ہے اور غفلت میں انسان ہر قسم کے گناہ کر لیتا ہے، اب جس درجے کی غفلت ہوگی اسی درجے کے گناہ اس سے صادر ہوں گے اور جیسے جیسے غفلت بڑھتی چلی جاتی ہے ویسے ویسے انسان آخرت سے دور، دین سے دور، اللہ سے دور اور شیطان سے قریب اور گناہوں کے اندر مبتلا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس غفلت کو دور کرنے والی اور دنیا کی محبت دل سے نکالنے والی چیز موت ہے، جس کے دل میں جتنا اپنی موت کا استحضار ہوگا، اتنی ہی اس کے دل میں دنیا کی محبت کم ہوگی، اور اتنے ہی اس سے گناہ کم ہوں گے، اور اس کے نتیجے میں وہ کامیاب ہوتا چلا جائے گا۔

موت لذتوں کو ختم کرنے والی ہے

اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ارشادات میں موت کو یاد کرنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿اکثروا ذکرہا زمللذات الموت﴾

(ترمذی۔ صفۃ القیامۃ، حدیث نمبر ۲۴۶۲)

یعنی تم لذتوں کو توڑنے اور ختم کرنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کرو۔ موت کو کثرت سے یاد کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا کی نعمتیں اور لذتیں جن کے استعمال کرنے سے انسان کا دل غافل ہو جاتا ہے، موت کے تذکرے سے یہ غفلت ختم ہو جائے گی اور یہ لذتیں جائزہ تک رہ جائیں گی۔ بلکہ ایک اور حدیث میں ان الفاظ کے بعد ایک جملہ کا اور اضافہ ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر تم مال کی فراوانی کے وقت میں موت کا تذکرہ کرو گے تو باوجود مال زیادہ ہونے کے وہ مال تمہارے لئے کم ہو جائے گا، اور اگر مال کی کمی کی حالت میں موت کو یاد کرو گے تو باوجود کم ہونے کے وہ مال تمہارے لئے زیادہ ہو جائے گا، یعنی مال تو بہت ہوگا لیکن دل میں نہیں ہوگا۔ اور اگر مال دل کے اندر نہ ہو بلکہ باہر ہو تو پھر وہ روئے زمین کے برابر کیوں نہ ہو وہ بھی کوئی نقصان نہیں کرے گا۔ اور خدا نخواستہ اگر مال دل کے اندر ہے اور اس کی محبت دل کے اندر ہے تو وہ مال وبال ہے۔ اللہ تعالیٰ بچائے۔ تو موت کی یاد ایسی چیز ہے کہ اگر بادشاہ کو بھی نصیب ہو جائے تو اس کی سلطنت بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑے گی۔ اگر کسی کے پاس مال کم ہو اور اس حالت میں وہ موت کا مراقبہ کرے، موت کو یاد کرے تو وہ مال اس کے حق میں بہت بن جائے گا۔ اس لئے کہ جب وہ یہ سوچے گا کہ مرنے کے بعد میرا کیا انجام ہونے والا ہے، اور وہاں جا کر مجھے اس مال کا بھی حساب دینا ہے تو وہ قناعت اختیار

کرے گا، اور جو تھوڑا مال ہے اسی کو بہت سمجھے گا کہ بس اسی کا حساب ٹھیک ٹھیک ہو جائے تو غنیمت ہے، اور وہ یہ سوچے گا کہ لوگ جب آخرت میں پہنچیں گے تو جن لوگوں کے پاس مال نہیں ہوگا اور وہ فقیر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہوں گے تو وہ نافرمان مالداروں کے مقابلے میں پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے اور مالدار اپنے حساب کتاب میں لگے ہوئے ہوں گے۔ لہذا کم مال والا غریب آدمی جب موت کو یاد کرے گا تو وہ مال اس کے حق میں کافی ہو جائے گا۔

موت کو یاد رکھنے کے طریقے

بہر حال، یہ موت ایسی چیز ہے جو دل سے دنیا کی محبت کو کھینچتی ہے، اس سے دنیا کی محبت نکلتی ہے، اس سے بڑا فائدہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ بہر حال، موت کی یاد بہت کام کی چیز ہے، اس لئے ہر انسان اپنی موت کو یاد رکھے، اس کا تذکرہ کرتا رہے، اور اس کو سوچتا رہے۔ پھر اس موت کو یاد رکھنے کے بہت سے طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ: قبرستان جانا

پہلا طریقہ یہ ہے کہ قبرستان جایا کرے، قبرستان جانے سے انسان کو موت بھی یاد آتی ہے اور انسان کے دل سے غفلت بھی دور ہوتی ہے، دنیا کی محبت نکلتی ہے اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے۔ وہاں جانے سے ہر قبر

انسان کو یہ درس عبرت دیتی ہے کہ دیکھ ہمارے اندر جو لوگ لیٹے ہوئے ہیں وہ تمہاری طرح ایک دن دنیا میں چلا پھرا کرتے تھے، کاروبار کرتے تھے، وہ بھی شادی بیاہ والے تھے، ان کی بھی اولاد تھی، ان کے بھی ماں باپ تھے، ان کے بھی دوست احباب تھے، لیکن آج بے یار و مددگار تنہا اپنی اپنی قبروں میں لیٹے ہوئے ہیں اور نہ جانے کس حال میں ہیں۔

قبرستان جانے کا طریقہ

قبرستان جانے کا طریقہ اور ادب بھی یہی ہے کہ جو شخص قبرستان جائے اس کو چاہئے کہ وہ خاص طور پر قبروں کی زیارت کے لئے اور دنیا کی محبت دل سے نکالنے کے لئے اور موت کی یاد تازہ کرنے کی نیت سے جائے یا کسی جنازہ کے ساتھ جائے تو اب وہاں جا کر بلا ضرورت دنیا کی باتیں کرنے میں نہ لگ جائے بلکہ وہاں جا کر اپنے مرنے کو سوچے اور اسی جنازے کو سوچے جو ہمارے کندھوں پر ہے اور جس کو ہم قبر میں اتار رہے ہیں کہ کل تک یہ زندہ تھا اور آج ہم اس کو قبر میں اتارنے کے لئے لیجا رہے ہیں، اب اس کو قبر میں دفنا کر واپس آجائیں گے۔ اسی طرح ایک دن مجھے بھی قبرستان لایا جائے گا اور اسی طرح قبر میں اتارا جائے گا، اور مجھے دفنا کر لوگ چلے جائیں گے، اس وقت میرا نہ جانے کیا حال ہوگا۔ اس وقت اس قبرستان میں سینکڑوں مسلمان مدفون ہیں، اپنی اپنی قبروں میں ہیں، ان کا کچھ پتہ نہیں کہ کیا حال ہے، ایک دن مجھے بھی اس دنیا کو

چھوڑ کر قبر میں آنا ہے ۔

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دوسرا طریقہ: اپنی موت کو سوچنا

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ چوبیس گھنٹے میں سے دس منٹ نکالیں، صبح کے وقت یا رات کو سونے سے پہلے، پھر اس وقت اپنے ذہن کو تمام خیالات سے خالی کر کے اور اپنے آپ کو تمام مصروفیات سے فارغ کر کے اپنے مرنے کو سوچیں، مثلاً پہلے اپنے بیمار ہونے کو سوچیں، پھر اپنی جان نکلنے کو سوچیں، پھر یہ سوچیں کہ اب مجھے غسل دیا جا رہا ہے، کفن پہنایا جا رہا ہے، اور گہوارے میں ڈال کر نماز جنازہ کے لئے لیجایا جا رہا ہے، اب میری نماز ہو رہی ہے، اب لوگ مجھے اٹھا کر قبرستان لیجا رہے ہیں، اب مجھے قبر میں اتارا جا رہا ہے، اب سلیپ رکھی جا رہی ہیں، اور گارے سے سلیپ بند کئے جا رہے ہیں، اور مٹی ڈالی جا رہی ہے اور لوگوں کی باتیں کرنے کی آوازیں آرہی ہیں، اب سورۃ بقرہ کا اوّل و آخر میری قبر پر پڑھا جا رہا ہے، اب لوگ واپس جا رہے ہیں اور میں اکیلا قبر میں پڑا ہوا ہوں، فرشتے آکر مجھ سے سوال و جواب کر رہے ہیں اور مجھ سے جواب نہیں دیا جا رہا ہے، قبر میں تنگی ہے، اندھیرا ہے، سانپ اور بچھو چاروں طرف سے نکل کر میرے جسم سے لپٹ رہے ہیں اور مجھے عذاب ہو رہا ہے۔ بس یہ سوچیں،

اس سوچنے میں بڑی عجیب و غریب تاثیر ہے، وہ تاثیر یہ ہے کہ اس کے ذریعہ دل سے دنیا کی محبت نکل جائے گی۔ ہمارے دل میں دنیا کے بارے میں جو بڑے بڑے منصوبے ہیں اور ایک ختم نہ ہونے والا سلسلہ ہمارے ذہن میں موجود ہے، تمنائوں اور خواہشات کا ایک سمندر ٹھائیں مار رہا ہے، اس سوچ سے یہ سب لہریں ختم ہو جائیں گی، خواہشات کی موجیں ٹھنڈی پڑ جائیں گی اور یہ سب منصوبے سرد پڑ جائیں گے اور آخرت کے منصوبے اس کے ذہن میں آنے لگیں گے، آخرت کی تمنائیں اور آرزوئیں اس کے دل میں پیدا ہونے لگیں گی اور وہاں کے اجر و ثواب کی قدر و قیمت اس کے دل میں آنے لگے گی۔ اب اس کا دل یہ چاہنے لگے گا کہ میں یہ نیک کام کر لوں، فلاں نیک کام کر لوں، فلاں گناہ سے بچوں، اور فلاں گناہ سے توبہ کر لوں۔ یہ ہے اس کا عظیم فائدہ اور تاثیر۔

لہذا صرف دس منٹ نکال کر اپنی موت کو سوچا کریں، انشاء اللہ یہ دس منٹ ہمارے چوبیس گھنٹے کے لئے چابی کا کام کریں گے، اس کے ذریعہ ہمارے دل میں چابی بھر جائے گی، پھر جہاں بھی جائیں گے، انشاء اللہ یہ موت ہمیں یاد رہے گی۔ شروع شروع میں تو اس کا زیادہ فائدہ محسوس نہیں ہوگا، لیکن جب مسلسل ہم موت کا مراقبہ کریں گے تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہم چاہے بازار میں ہوں، یا دکان میں ہوں، یا گھر میں ہوں مگر موت ہمیں یاد رہے گی، اور جتنی موت کی یاد رہے گی اتنا ہی گناہ سے بچتا آسان ہوگا، فوراً موت آکر کہے گی کہ تمہیں مرنا ہے، قبر میں تمہیں یہ عذاب ہوگا، ایسا کام نہ کرو کہ کل کو اس کا بدلہ دینا پڑے۔ بس جس

شخص کے اندر یہ فکر پیدا ہو گئی کہ کل مجھے مرنا ہے اور مرکز جواب دینا ہے، بس وہ سب سے بڑا عقل مند ہے، وہی سب سے بڑا ہوشیار اور سمجھدار ہے۔

عقل مند کون؟

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ سب سے زیادہ عقل مند اور ہوشیار کون ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جو موت کو یاد کرے اور موت کے بعد کی تیاری کرے وہ سب سے زیادہ ہوشیار اور عقل مند ہے، یہی لوگ ہیں جو دنیا کی نیک بختیاں لیں گے اور آخرت کی بزرگی اور شرافت انہوں نے پائی ہے۔ لہذا موت کو یاد کرنے میں دنیا کی بھی کامیابی ہے، مرنے کے بعد کی کامیابی بھی اسی میں پوشیدہ ہے، اس لئے انسان موت کو جتنا یاد کرے گا اتنا ہی اس کو حساب کتاب کا دھڑکا لگا رہے گا، اس کو یہ فکر رہے گی کہ جو کچھ کرنا ہے سوچ سمجھ کر کرنا ہے، مجھے کل اپنی قبر میں جانا ہے، میں کسی کی خاطر اپنی قبر کیوں خراب کروں؟ زبان سے کچھ بولے گا تو سوچ سمجھ کر بولے گا، ہاتھ پیر چلائے گا تو احتیاط سے چلائے گا، بات کرے گا تو احتیاط سے بات کرے گا، لین دین کرے گا تو احتیاط سے کرے گا اور اس طرح خود بخود اس کے تمام معاملات میں درستی، تہذیب اور شائستگی آجائے گی۔

۱۳ اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا کرو

ایک اور حدیث میں آپ نے بہت پیاری بات ارشاد فرمائی ہے جو یاد رکھنے کی ہے، ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جس طرح حیا کرنے کا حق ہے تم اس طرح اللہ تعالیٰ سے حیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جو حیا کرتے ہو وہ یہاں مراد نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا جو حق ہے اس سے مراد کچھ اور ہے، وہ یہ ہے کہ تمہارا سر اور جو کچھ تمہارے سر میں ہے اس کی حفاظت کرو، اور جو کچھ تمہارے پیٹ میں ہے اور اس کے ساتھ جو اعضاء ہیں ان کی حفاظت کرو، اور تم اپنی موت کو اور موت کے بعد ریزہ ریزہ ہو جانے اور اپنی ہڈیوں کے بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرو، جب تم یہ کام کرنے لگو گے تو اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا جو حق ہے وہ ادا ہو جائے گا۔

سر کی حفاظت کے دو مطلب

اس حدیث میں جو فرمایا کہ اپنے سر کی اور جو کچھ سر میں ہے اس کی حفاظت کرو، تو سر کی حفاظت کے دو مطلب ہیں، ایک یہ کہ اپنے سر کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے کے سامنے مت جھکاؤ، دوسرے یہ کہ اپنے سر کو تکبر کی وجہ سے اونچا نہ کرو، جو متکبر ہوتا ہے وہ اکڑ کر چلتا ہے،

گردن کو ذرا اونچی کر کے چلتا ہے، ٹوپی بھی بہت اونچی پہنتا ہے، تاکہ وہ لوگوں میں بڑا معلوم ہو، اس لئے فرمایا کہ تکبر کی وجہ سے اپنے سر کو اونچا مت کرو، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے سامنے مت جھکاؤ، اس سر کو صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کے ساتھ جھکنا چاہئے، جب چلیں تو عاجزی کے ساتھ سر جھکا کر چلیں، بیٹھیں تو عاجزی سے بیٹھیں۔

سر کی چار چیزوں کی حفاظت

سر میں جو چیزیں جمع ہیں وہ چار ہیں، تین ظاہر ہیں اور ایک اندر ہے، ایک کان، دوسرے آنکھ، تیسرے زبان، اور جو اندر ہے وہ دماغ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زبان سے کوئی گناہ کی بات نہ کرو، جھوٹ نہ بولو، غیبت نہ کرو، کسی پر الزام نہ لگاؤ، فضول باتیں نہ کرو، گانے نہ گاؤ، کسی پر تہمت نہ لگاؤ، جھوٹی گواہی مت دو، کسی کو دھوکہ مت دو، زبان کو زبان کے گناہ سے بچاؤ۔ اور آنکھ کو آنکھ کے گناہوں سے بچاؤ، مثلاً بد نگاہی اور بد نظری مت کرو، ایسی جگہ مت دیکھو جس کا دیکھنا ممنوع ہے۔ کان کو گناہ کی باتیں سننے سے بچاؤ، کانوں سے گانا نہ سنو، غیبت نہ سنو، کسی کی بُرائی نہ سنو۔

دماغ کی حفاظت

اسی طرح انسان کا دماغ بھی بہت سے گناہ سوچتا رہتا ہے، جتنے خیالات

اور تصورات آتے ہیں وہ سب دماغ کے اندر آتے ہیں اور دماغ اندر ہی اندر ان کا منصوبہ بناتا ہے، تمہارے دماغ میں جتنے ناجائز منصوبے اور غلط خیالات آتے ہیں اپنے دماغ سے ان کو نکال دو، ان خیالات کو اپنے دماغ میں مت ٹھہراؤ، ایک طرف سے یہ خیالات آئیں تو دوسری طرف سے ان کو نکال دو، اس لئے کہ نفس و شیطان یہ بُرے بُرے خیالات دماغ میں ڈالتے ہیں لیکن وہ صرف ڈالتے ہیں، وہ خیالات ہوا کے جھونکوں کی طرح آتے ہیں اور جاتے ہیں، اگر کسی نے ان خیالات کو دماغ میں ٹھہرا لیا تو پھر گناہوں میں مبتلا ہوتا چلا جائے گا، اس لئے کہ اگر وہ خیال دل میں ٹھہر گیا تو وہ کچھ کروا کر جائے گا اور اگر خیال آیا اور چلا گیا تو پھر اس خیال کے نتیجے میں عمل کچھ نہیں ہوگا، لہذا جیسے ہی گناہوں اور بُرائیوں کے خیالات دل میں آئیں تو فوراً ان کو رخصت کر دو، ان خیالات کے آنے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا، البتہ ان کے تقاضوں پر عمل کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔ لہذا دماغ کو بھی گناہوں سے بچاؤ، آنکھوں کو بھی گناہ سے بچاؤ، کانوں کو بھی گناہوں سے بچاؤ اور زبان کو بھی گناہ سے بچاؤ، یہ ہے سر کی حفاظت۔

پیٹ کی حفاظت

یہ جو فرمایا کہ پیٹ کی حفاظت کرو، تو اس کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ حرام سے اپنے پیٹ کو بچاؤ اور مشتبہ چیزوں سے اپنے آپ کو

بچاؤ۔ اور پھر پیٹ کے ساتھ اور بھی بہت سے اعضاء ہیں، یہ دونوں ہاتھ بھی پیٹ کے ساتھ ہیں، یہ دونوں پاؤں بھی پیٹ کے ساتھ ہیں، انسان کا سر اور شرمگاہ بھی پیٹ کے ساتھ ہے۔ لہذا اپنے ہاتھ کو بھی گناہوں سے بچاؤ، پیر کو بھی گناہوں سے بچاؤ، اور اپنے سر اور شرمگاہ کو بھی گناہوں سے بچاؤ۔ اس طرح پیٹ اور اس کے ساتھ جو اعضاء ہیں ان کی حفاظت ہو جائے گی۔

تیسری بات جو اس حدیث میں بیان فرمائی وہ ان دونوں کو گناہ سے بچانے کا طریقہ ہے، وہ یہ کہ اپنی موت کو یاد کرو اور مرنے کے بعد اپنے جسم کے مٹی ہو جانے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرو۔ اور جو شخص جتنا اپنی موت کو یاد کرے گا اور اپنے جسم کے ریزہ ریزہ ہو جانے کو یاد کرے گا، اس کے لئے سر کی حفاظت آسان ہو جائے گی اور پیٹ کی حفاظت بھی آسان ہو جائے گی۔

غفلت دور کریں

بہر حال، یہ موت کا تذکرہ بڑی کار آمد چیز ہے، اس وقت ہمارا سب سے بڑا مرض اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے جو بڑے پیمانے پر ہو رہی ہے، اور اس کی وجہ ہماری غفلت ہے اور اس غفلت کی وجہ دنیا کی محبت ہے اور دنیا کی محبت کی جڑ موت کی یاد سے کٹتی ہے، اس لئے موت کا جتنا تذکرہ ہوگا، اتنی ہی ہماری غفلت دور ہوگی، اور جتنی غفلت دور ہوگی اتنی ہی

اطاعت کے جذبات ابھریں گے۔

مراقبہ موت کے چند اشعار

حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مراقبہ اردو میں لکھا ہے، اس کا نام ہے ”مراقبہ موت“ یہ مراقبہ موت بہت آسان اشعار کے اندر لکھا گیا ہے، اگر کوئی اس کو پڑھ لے تو وہ بھی موت کی یاد دلانے کے لئے نہایت کافی و شافی ہے۔ اس کے ایک دو شعر مجھے یاد آرہے ہیں وہ آپ کو سنا رہتا ہوں ۛ

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تجھ کو محنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آکے کیا کیا ستایا
اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے



یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے بالا
ہو زینت زری ہو فیشن زالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا
تجھے حسن ظاہر نے دھوکہ میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے



جو کھیلوں میں تو لڑکپن گنوا
تو بد مستیوں میں جوانی گنوائی
جو اب غفلتوں میں بڑھاپا گنوا
تو بس یوں سمجھ کہ زندگی گنوائی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ اشعار ایسے آسان ہیں کہ بچے بھی سمجھ لیں، اگر یہ باتیں ہمارے
ذہن میں بیٹھ جائیں تو ہماری زندگی جلدی سے صحیح رخ پر آجائے، بہر حال،
موت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہئے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی موت یاد رکھنے
کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین



اللہ کو یاد رکھیں

مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب کھروی مدظلہم



منبسط و مرتب
مفتی عبدالرشید

میعین اسلامک پبلیشرز

۱۸۸/۱ یات پک پور کراچی

فہرست مضامین

- صفحہ
- ۱۔ تمہید _____ ۲۴
 - ۲۔ اللہ کی یاد بڑی چیز ہے _____ ۲۵
 - ۳۔ اللہ کو یاد کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے _____ ۲۷
 - ۴۔ ذکر کی مجلس میں فرشتوں کی آمد _____ ۲۸
 - ۵۔ فرشتوں سے اللہ تعالیٰ کا سوال و جواب _____ ۲۹
 - ۶۔ ذکر کرنے والوں کی مغفرت _____ ۳۰
 - ۷۔ پاس بیٹھنے والے بھی محروم نہیں _____ ۳۱
 - ۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خاص کلمہ کا مطالبہ _____ ۳۲
 - ۹۔ احسان کر کے بھول جاؤ _____ ۳۳
 - ۱۰۔ صرف اللہ کے لئے احسان کرے _____ ۳۵
 - ۱۱۔ دوسروں کی مدد کی فضیلت _____ ۳۶
 - ۱۲۔ ستر ہزار فرشتے دعائیں لگا دیں _____ ۳۷
 - ۱۳۔ احسان کرنا عبادت کب ہے؟ _____ ۳۸
 - ۱۴۔ رشتہ داروں کے احسانات _____ ۳۹
 - ۱۵۔ دوسروں کی بدسلوکی بھول جاؤ _____ ۴۰
 - ۱۶۔ دوسروں کی بدسلوکی یاد رکھنے کا نتیجہ _____ ۴۱
 - ۱۷۔ شادی بیاہ میں دوسروں کو منانا _____ ۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) اللہ کو یاد رکھیں

(۲) احسان کر کے بھول جائیں

(۳) دوسروں کی بد سلوکی بھول جائیں

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره

ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من

شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من

يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا

هادي له - واشهد ان لا اله الا الله

وحده لا شريك له۔ واشهد ان سيدنا
ونبينا ومولانا مجمداً عبده ورسوله۔
صلى الله تعالى عليه وعلى آله
واصحابه وبارك وسلم تسليماً كثيراً
كثيراً:

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان
الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم، ولقد
آتينا لقمان الحكمة ان اشكر الله، ومن
يشكر فانما يشكر لنفسه، ومن كفر
فان الله غنى حميد صدق الله العظيم۔

(سورة لقمان ۱۲)

تمہید

میرے قابل احترام بزرگو! جو آیت میں نے تلاوت کی ہے۔
یہ سورۃ لقمان کی آیت ہے، اس آیت کی تفسیر میں سبحان اللہ
حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے حضرت لقمان علیہ السلام کا

ایک عجیب و غریب قول نقل کیا ہے ، وہ قول یہ ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے چار ہزار پیغمبروں کی صحبت اور خدمت میں رہ کر جو کچھ ان سے سنا ان کا خلاصہ یہ آٹھ نصیحتیں ہیں :

(۱) پہلی نصیحت یہ ہے کہ جب تم نماز میں ہو تو اپنے دل کی

حفاظت کرو۔

(۲) دوسری نصیحت یہ ہے کہ جب تم دسترخوان پر بیٹھو تو

اپنے حلق کی حفاظت کرو۔

(۳) تیسری نصیحت یہ ہے کہ جب تم لوگوں کے درمیان بیٹھو

تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

(۴) چوتھی نصیحت یہ ہے کہ جب تم کسی کے گھر جاؤ تو اپنی

نظر کی حفاظت کرو۔

(۵) پانچویں نصیحت یہ ہے کہ موت کو ہمیشہ یاد رکھو۔

ان پانچوں نصیحتوں کے بارے میں گذشتہ حصوں میں تفصیل

سے عرض کر دیا ہے۔

اللہ کی یاد بڑی چیز ہے

حضرت لقمان علیہ السلام نے چھٹی نصیحت یہ فرمائی کہ اللہ

تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھو، یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد کو اپنے دل میں زندہ رکھو، اللہ تعالیٰ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے اسکی معرفت سب سے بڑی نعمت ہے۔ دنیا میں اللہ ہی کو یاد کرنے کیلئے آئے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ کی یاد نصیب ہو جاتی ہے، ان کا یہ حال ہوتا ہے کہ۔

جگ میں آکر ادھر ادھر دیکھا

تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

یعنی جس چیز پر نظر ڈالتے ہیں، بس اللہ تعالیٰ ہی یاد آتے

ہیں۔

گلستان میں جا کر ہر اک گل کو دیکھا

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

خوب پردہ ہے کہ چلن سے لگے بیٹھے ہیں

صاف چھپتے بھی نہیں، سامنے آتے بھی نہیں

یعنی ہر چیز یہ کہہ رہی ہے کہ آپ موجود ہیں۔ لیکن کوئی شخص

یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اللہ پاک کو دیکھا ہے، دیکھتا بھی نہیں،

اور انکار بھی نہیں کر سکتا۔ بہر حال، اللہ تعالیٰ کی یاد سب چیزوں کی

سردار ہے، سب سے زیادہ محبوب ہے، اور سب سے بڑا مقصود ہے

’حضرت مجذوب صاحب“ فرماتے ہیں۔

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لٹا دوں خانہ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگا دوں غم میں ترے دل شاد رہے
اپنی نظر سے سب کو گرا دوں تجھ سے فقط فریاد رہے
(مجذوب)

اللہ کو یاد کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے

پھر اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے تذکرے سے اللہ تعالیٰ کی
محبت پیدا ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی محبت ساری اطاعتوں کی جڑ ہے
، جتنی کسی شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہوگی، اتنا ہی وہ
فرمانبردار ہوگا، جوں جوں اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں بھرتی جائے
گی، ویسے ویسے اس کے اعضاء و جوارح اور دل و دماغ اسکی
اطاعت میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے، اور اللہ تعالیٰ کی محبت اللہ
تعالیٰ کی یاد سے پیدا ہوتی ہے۔ اور قرآن و حدیث اللہ تعالیٰ کی یاد
کے فضائل سے بھرے ہوئے ہیں۔

ذکر کی مجلس میں فرشتوں کی آمد

ایک حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں گھومتے رہتے ہیں جو ذکر کرنے والوں کو اور ایسی محفلوں اور مجلسوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو جہاں ان فرشتوں کو ایسی مجلس نظر آتی ہے تو وہ فرشتے ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ یہاں آجاؤ۔ یہاں آجاؤ، تمہارا مقصود یہاں موجود ہے، تم جس محفل کی تلاش میں ہو، اور جس چیز کو تم ڈھونڈ رہے ہو، وہ یہاں ہے، اللہ تعالیٰ کا تذکرہ یہاں پر ہو رہا ہے۔ بس یہ اعلان سنتے ہی تمام تلاش کرنے والے فرشتے اس طرف لپکتے ہیں اور وہاں جا کر اس مجلس کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں، اور ایک کے اوپر ایک فرشتہ آتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔

فرشتوں سے اللہ تعالیٰ کا سوال و جواب

جب وہ فرشتے مجلس سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچتے ہیں تو باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں، پھر

بھی ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ اے فرشتوں! میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے پروردگار عالم! آپ کے وہ بندے آپ کی پاکی، آپ کی بڑائی، آپ کی حمد اور آپ کی بزرگی میان کر رہے تھے وہاں ہم بھی جمع ہوئے تھے۔ وہاں سے واپس آپ کے پاس آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں کہ جو بندے مجھے یاد کر رہے تھے، اور میرا ذکر کر رہے تھے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں، انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اچھا اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہوگا؟ فرشتے عرض کریں گے جتنی اب وہ عبادت کر رہے ہیں اس سے زیادہ آپ کی عبادت کریں، اس سے زیادہ آپ کی بزرگی میان کریں اور اس سے زیادہ آپ کی پاکی میان کریں۔ (جتنا اس وقت آپ کا ذکر کر رہے تھے۔ اس سے زیادہ آپ کو یاد کریں۔ اور اس سے زیادہ وہ آپ پر قربان ہو جائیں)۔ اللہ تعالیٰ پھر سوال کریں گے کہ اچھا یہ بتاؤ وہ کیا چیز مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کریں گے یا اللہ، وہ آپ سے آپ کی جنت مانگ رہے تھے اور جنت کا سوال کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ کیا انہوں نے جنت دیکھی

ہے؟ فرشتے عرض کریں گے کہ اے پروردگار! انہوں نے جنت نہیں دیکھی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اگر وہ جنت دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہو۔ فرشتے عرض کریں گے کہ یا اللہ۔ اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو اس سے زیادہ اسکو مانگتے جتنا وہ اب مانگ رہے ہیں۔ اور اس سے زیادہ اسمیں دلچسپی لیتے، اور اس کے لئے اس سے زیادہ آپ کی طرف رجوع کرتے، اور آپ سے اسکی عطا فرمانے کی درخواست کرتے۔

ذکر کرنے والوں کی مغفرت

ہم کہاں اور رب العالمین کی شان کہاں! ان کی شان رحمت دیکھئے! اور ان کی رحمان الرحیم ہونے کی شان دیکھئے کہ ان حقیر سے بندوں کے بارے میں کس طرح بار بار فرشتوں سے دریافت فرما رہے ہیں۔ پھر حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سوال کرتے ہیں کہ اچھا وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار عالم، وہ دوزخ سے پناہ مانگ رہے تھے (جہنم سے ڈر رہے تھے) اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کریں گے کہ انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا۔ حق

تعالیٰ عرض کریں گے کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کریں گے یا اللہ! اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو وہ اور زیادہ اس سے بچتے اور زیادہ سے اس سے ڈرتے (اور اس بارے میں وہ اور زیادہ آپ کی بارگاہ میں رجوع کرتے، توبہ کرتے، معافی مانگتے، پناہ مانگتے)۔ آخر میں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، اے فرشتو! تم گواہ رہنا، ہم نے ان سب کی مغفرت کر دی۔

پاس بیٹھنے والے بھی محروم نہیں

ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گا یا اللہ! ان کی مجلس میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو ذکر کرنے کی نیت سے نہیں آیا تھا، بلکہ وہ تو اپنے کسی کام سے آیا تھا، جب اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے سوچا کہ چلو تھوڑی دیر کیلئے میں بھی بیٹھ جاؤں وہ ذکر کرنے کی نیت سے ہرگز نہیں آیا تھا۔ نہ اس نے ذکر کیا تھا۔ تو کیا آپ نے اسکی بھی بخشش فرمادی؟ جواب میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ﴿لَهُمْ جُلُوسًا لَا يَشْفَعِي جُلُوسُهُمْ﴾ یہ بیٹھنے والے ایسے پیارے ہیں کہ جو بھی ان کے پاس بیٹھ گیا، اسکی بھی بخشش ہو گئی۔ جب یہ بیٹھے گئے تو وہ بھی بخش

گیا۔ (خاری)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خاص کلمہ کا مطالبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: پروردگار عالم! مجھے ایسا کوئی خاص کلمہ بتائیے کہ میں تنہا اس کلمے کے ذریعہ آپ کو یاد کیا کروں، کوئی اور اس کلمے کے ذریعہ آپ کو یاد نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ ”لا الہ الا اللہ“ سے مجھے یاد کیا کرو، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ پروردگار عالم! یہ کلمہ تو ایسا ہے کہ ساری مخلوق اس کو پڑھتی ہے، سبھی اس کلمہ کے ذریعہ آپ کو یاد کرتے ہیں۔ میری درخواست تو یہ تھی کہ مجھے کوئی خاص کلمہ ارشاد فرمایا جائے تاکہ میں ہی اس سے آپ کو یاد کروں، کسی اور کو وہ کلمہ معلوم نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! اے موسیٰ! یہ خاص ہی کلمہ ہے۔ لیکن ہم نے اپنی رحمت سے اسکو عام کیا ہوا ہے۔ ہر حال، یہ کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ بہت خاص کلمہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اتنا عام کیا ہوا ہے کہ ہر کس و نا کس اسکو پڑھ سکتا ہے۔

اسی لئے یہ کلمہ تمام اذکار کا سردار ہے، اس لئے چلتے پھرتے

اٹھتے بیٹھتے اس کلمہ کی رٹ لگاتے رہیں۔ اور اسکی طرف دھیان لگاتے رہیں جب یہ زبان پر ایسا رٹ جائے کہ پساختہ زبان پر جاری ہو جائے اور دل میں رچ بس جائے اور دیگر اعضاء و جوارح سے حق تعالیٰ کی بھرپور اطاعت کی عادت پڑ جائے اور اسکی نافرمانی سے بچنے کی ہمت ہو جائے۔ تو دل میں اللہ کی محبت بھر جائے گی۔ اور جب دل میں اللہ کی حال محبت بھر جائے گی تو پھر حضرت مجذوب صاحبؒ کا شعر جس میں ان کے دل کا حال مذکور ہے وہ انشاء اللہ ہمیں نصیب ہو گا۔

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لٹا دوں خانہ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگا دوں غم سے تیرے دل شاد رہے
اپنی نظر سے سب کو گرا دوں تجھ سے فقط فریاد رہے
اب تو رہے بس تادم آخر ورد زبان اے میرے الہ
لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ

بس ”لا الہ الا اللہ“ کا ایسا ورد کریں کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے زبان پر یہ رواں ہو جائے۔ اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ کثرت تو

”لا الہ الا اللہ“ کی ہو اور سوچا س کے بعد اک بار محمد رسول اللہ ﷺ بھی ملا لیا کریں اور صبح و شام کی جو مسنون تسبیحات ہیں۔ وہ بھی اپنے معمول میں رکھئے۔

اس کثرت ذکر کے نتیجے میں دل سے دنیا کی محبت نکلے گی۔ انشاء اللہ۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی، اور پھر اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کے دل میں اپنی یاد جمادیں۔ اور اپنی اطاعت کی توفیق دیں اور ہم سب کو خالص اپنا بنالیں اور اپنے مخلص بندوں میں داخل فرمائیں۔ آمین۔

احسان کر کے بھول جاؤ

حضرت لقمان علیہ السلام نے ساتویں نصیحت یہ فرمائی کہ جب تم کسی پر کوئی احسان کرو، تو احسان کرنے کے بعد اس کو ہمیشہ کیلئے بھول جاؤ۔ دوسرے پر احسان کرنا، اور اللہ کیلئے احسان کرنا یہ بہت بڑی عبادت ہے۔ ہم لوگ احسان کرنے کے بعد اس کو بہت یاد رکھتے ہیں۔ اگر اگلا شخص ہمارے ساتھ بھی احسان کرے تو تب تو ہم اپنا احسان چھپا کر رکھتے ہیں اور اس وقت اس کا اظہار نہیں کرتے کہ ہم نے بھی تم پر احسان کیا ہے، اس لئے وہ اس سے زیادہ ہم پر

احسان کر رہا ہے۔ لیکن جس وقت سامنے والے نے ہمارے ساتھ بد سلوکی کی، اور ہمارے احسان کا بدلہ نہ دیا تو فوراً ہم اپنے احسانات کی لسٹ اسکے سامنے کر دیتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت تمہارے ساتھ یہ احسان کیا۔ فلاں وقت یہ احسان کیا۔ فلاں وقت یہ احسان کیا۔ لیکن تم نے ہمارے سارے احسانات بھلا دیئے۔ ہاں بھائی یہ زمانہ تو احسان کرنے کا نہیں ہے، نیکی کرنے کا نہیں۔ میں نے ایسا سلوک کیا اور ایسی ہمدردی کی، اتنے ان کے کام کئے۔ اتنی خدمت کی، اور اس کا مجھے یہ بدلہ ملا..... دیکھئے سامنے والے شخص نے تو یہ سلوکی کی کا گناہ کیا، لیکن احسان کرنے والے نے اپنا احسان جتلا کر اپنے احسان کی نیکی کو برباد کیا۔

صرف اللہ کیلئے احسان کرے

آدمی جب بھی احسان کرے تو صرف اللہ کیلئے کرے۔ (بدلے کی نیت سے نہ کرے۔) اور احسان کرنے کے بعد ہمیشہ کیلئے اس کو بھول جائے، تاکہ وہ احسان کی عبادت ضائع نہ ہو۔ ورنہ ذرا سا احسان جتلانے سے سارے احسان پر پانی پھر جاتا ہے۔ مثلاً ایک لاکھ روپے کے ذریعہ آپ نے کسی کی خدمت کر دی۔ یہ احسان کیا

‘اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے لیکن اگر آپ نے وہ احسان جتلا دیا تو
 بس اسی لمحے وہ سب اکارت ہو گیا۔ وہ ایک لاکھ روپیہ خاک اور
 مٹی بن گیا۔ اور اگر اس لاکھ روپے کا کسی سے تذکرہ ہی نہ کریں نہ
 خود اسکے سامنے اور نہ دوسروں کے سامنے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے
 ثواب کی امید رکھیں تو اللہ تعالیٰ اس پر ثواب عظیم عطا فرمائیں گے
 ، جسکی تفصیل احادیث طیبہ میں مذکور ہے۔

دوسروں کی مدد کی فضیلت

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی مسلمان کے
 ساتھ اسکی کسی خدمت کے سلسلے میں اور اس کے کسی کام کو ہانے
 کیلئے اس کے ساتھ مدد کیلئے چلا جاتا ہے تو ہر قدم پر اس کو ستر
 نیکیاں ملتی ہیں۔ اور ستر گناہ (صغیرہ) معاف ہوتے ہیں۔ یہاں تک
 وہ اس جگہ واپس لوٹ آئے۔ جہاں سے وہ چلا تھا۔ اور اگر اس کے
 جانے سے اس کا کام ہو جائے تو یہ کام کرنے والا گناہوں سے ایسا
 پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اسکی ماں نے اسکو جنا ہے۔ اگر اس
 دوران اس کا انتقال ہو جائے تو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں
 داخل ہو گا۔ (ابن ابی الدنیا)

ستر ہزار فرشتے دعائیں لگا دیں

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی کسی ضرورت میں کوشش کرتا ہے جس سے اسکا حال بہتر ہو جائے اور اسکی پریشانی دور ہو جائے اور اس کا کام بن جائے جس کے نتیجے میں اس کی طبیعت بہتر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کام کرنے والے پر پچھتر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتے ہیں۔ پھر اگر اس نے اس مسلمان کی حاجت و ضرورت صبح کے وقت پوری کی تھی تو اس کے واسطے یہ فرشتے شام تک رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں..... اور اگر شام کے وقت اس نے وہ کام کیا تھا تو صبح تک اسکے لئے دعاء رحمت کرتے رہتے ہیں۔ اور جب وہ کام کر کے واپس لوٹتا ہے تو ہر ہر قدم پر ایک گناہ مٹا دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ (ابن حبان)

یہ صرف کوشش کرنے کا ثواب ہے۔ اور اگر ایک شخص دوسرے کی کوئی خدمت کر دے، اور اس کا کوئی کام بنادے تو اس کا ثواب تو اس سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

احسان کرنا عبادت کب ہے؟

بہر حال یہ احسان کرنا بہت بڑی عبادت بھی ہے۔ لیکن یہ عبادت اس وقت ہے جب صرف اللہ کے واسطے ہو۔ اور اس کے کرنے کے بعد آدمی ہمیشہ کیلئے بھول جائے۔ چاہے وہ ہمارے ساتھ بد سلوکی کرے، اور ہمارے احسان کا کوئی بدلہ نہ دے، تب بھی ہم بھول کر بھی اپنی زبان پر وہ احسان نہ لائیں۔ اور احسان نہ جتلائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو وہ تو احسان کا بدلہ نہیں دے سکا۔ دوسرے طرف ہم احسان جتلا کر اپنے احسان پر خود کھٹاڑی مار لیں۔ اور اس احسان پر آخرت میں جو ثواب ملنے والا تھا۔ اس کو ضائع کر دیں، بلکہ آخرت میں اس احسان جتلانے پر پکڑ ہوگی۔ اس لئے کہ احسان کرنے والے کیلئے ثواب ہے۔ اور احسان جتلانے والے کیلئے عذاب ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:

تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے نہ ہم کلام ہوں گے نہ ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائیں گے اور نہ ان کو پاک و صاف فرمائیں گے۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مذکورہ بات تین بار ارشاد فرمائی (تاکہ اچھی طرح تاکید ہو جائے) اور اہمیت کے ساتھ یہ بات ذہن میں نقش ہو جائے یہ سن کر حضرت ابو ذرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو خائب و خاسر ہو گئے یہ کون لوگ ہیں؟..... آپ نے ارشاد فرمایا:

(۱) تہند یا شلو اور غیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا

(۲) احسان جتانے والا

(۳) جھوٹی قسم کھا کر سامان کو (فروخت کرنے اور) رواج

دینے والا۔ (مسلم شریف)

لہذا احسان جتانے سے بچد چنا چاہئے اور احسان کر کے احسان

کو بھول جانا چاہئے۔

رشتہ داروں کے احسانات

دیکھئے: شوہر بھی احسان کرتا ہے۔ بیوی بھی احسان کرتی

ہے۔ ماں باپ بھی احسان کرتے ہیں۔ اولاد بھی احسان کرتی ہے۔

بھائی بھی احسان کرتا ہے۔ رشتہ دار بھی احسان کرتے ہیں۔

معاشرے میں ایک دوسرے پر احسان کیا جاتا ہے۔ اور یہ احسان

کرنا زندگی کا ایک لازمہ ہے۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ احسان صرف اللہ کیلئے کریں۔ دوسرے یہ کہ احسان کر کے بھول جائیں۔ کبھی کسی کے سامنے اسکا تذکرہ نہ کریں۔

دوسرے کی بد سلوکی بھول جاؤ

آٹھویں نصیحت یہ فرمائی کہ جب کوئی شخص تمہارے ساتھ بد سلوکی کرے، پریشان کرے اور ستائے تو اس کو ہمیشہ کے لئے بھول جانا چاہئے۔ دیکھئے: انسان دوسرے انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے، اور مل جل کر رہنے میں انسان کو جہاں دوسرے انسانوں کی خدمت کرنی پڑتی ہے۔ وہاں دوسرے انسانوں کی طرف سے بد سلوکیاں بھی پیش آتی ہیں۔ دوسرے لوگ لعن و طعن بھی کریں گے۔ تکلیف بھی دیں گے۔ نقصان بھی کریں گے۔ لڑائی جھگڑے بھی کریں گے، یہ سب انسانوں کی زندگی میں ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان دوسرے انسانوں کے ساتھ بھی رہے، اور پھر کسی کے ساتھ کوئی نا اتفاقی نہ ہو۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ دوسرے انسانوں سے اس کو جو تکلیف پہنچی ہے اسکو اللہ کیلئے معاف کر دے۔ اگرچہ جتنا اس نے ستایا ہے شرعاً اتنا بدلہ بھی لے سکتا ہے۔ لیکن

اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اللہ کیلئے اسکو معاف کر دے۔ اور معاف کرنے کے بعد اسکی بد سلوکی کو ہمیشہ کیلئے بھول جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تعلقات بہت جلد بحال ہو جائیں گے۔ دل آپس میں جڑ جائیں گے۔ تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔ اور انسان کو زندگی گزارنے کیلئے تعلقات کا بہتر ہونا بہت ضرور ہے۔

دوسروں کی بد سلوکی یاد رکھنے کا نتیجہ

اگر انسان ان تمام تکالیف کو یاد رکھے جو دوسروں سے پہنچی ہیں تو دوسروں سے قطع تعلقی رہے گی نا اتفاقی رہے گی، اور ایک دوسرے کے ساتھ میل جول نہیں ہو سکے گا، اور یہ نا اتفاقی بیسیوں گناہوں کی جڑ ہے، اور اگر گناہ نہ بھی سرزد ہوں تب بھی اس کے نتیجے میں انسان کی زندگی بے آرامی اور بے سکونی کی شکار ہو جائے گی۔ انسان کی زندگی میں اسی وقت راحت ہوتی ہے کہ بھائی بھائی آپس میں جڑے رہیں، ایک دوسرے سے ملاقات کریں، ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات رکھیں۔ اور دوسرے عزیز و اقارب کے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات ہوں، محبت کے تعلقات ہوں، اور دنیا کی زندگی کا مزہ اور راحت اسی کے

اندر ہے، لہذا دوسروں سے پہنچنے والی تکالیف کو بھول جائے۔

شادی میاہ میں دوسروں کو منانا

جب شادی میاہ کا موقع آتا ہے تو وہ روٹھا منائی کا موقع ہوتا ہے۔ ادھر فلاں خاتون روٹھی بیٹھی ہے، دوسرے طرف فلاں رشتہ دار روٹھے بیٹھے ہیں۔ اب ایک دوسرے کو منایا جا رہا ہے، ہاتھ پاؤں جوڑے جا رہے ہیں۔ اور یہ کہا جا رہا ہے اب شادی میں شرکت کر لو۔ اور جو باتیں پہلے ہو چکی ہیں ان کو چھوڑ دو..... چنانچہ اسکے جواب میں روٹھنے والا کہتا ہے کہ نہیں صاحب اب تو تم قابو میں آئے ہو، اب تمہیں ساری باتیں صحیح کرنی پڑیں گی، اور اب تم ہمارے سامنے ناک رگڑو، چنانچہ روٹھنے والا اس سے ناک رگڑواتا ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتا کہ کیا تمہارے یہاں شادی نہیں ہوگی، آج تو تم نے اس سے ناک رگڑوا دی، جب کل کو تمہارے ہاں شادی ہوگی تو وہ روٹھ جائے گا۔ تو یہ شادی ہے یا قیامت ہے۔ اس لئے حضرت تھانویؒ کا یہ ارشاد بالکل صحیح ہے کہ منگنی قیامت صغریٰ ہے اور شادی قیامت کبریٰ ہے..... بس راحت اور سکون کا راز اس میں ہے کہ انسان دوسروں کی دی ہوئی تکلیفوں کو بھول جائے

‘اس کے نتیجے میں ہمیشہ کیلئے دل آپس میں ملے رہیں گے‘ اور جس نے آپ کو تکلیف دی ہے۔ اور آپ کو ستایا ہے آپ کے خاموش رہنے سے وہ اندر ہی اندر شرمندہ ضرور ہوگا۔ اور پھر کبھی بھی انشاء اللہ وہ ایسی حرکت نہیں کرے گا۔

خلاصہ

بہر حال، حضرت لقمان علیہ السلام کی یہ آٹھ نصیحتیں تھیں۔ جن میں سے پہلی نصیحت یہ تھی کہ جب تم نماز کے اندر ہو تو اپنے دل کی حفاظت کرو۔ دوسری نصیحت یہ تھی کہ جب دسترخوان پر بیٹھو تو اپنے حلق کی حفاظت کرو۔ تیسری نصیحت یہ تھی کہ جب دوستوں میں بیٹھو تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ چوتھی نصیحت یہ تھی کہ جب تم کسی کے گھر جاؤ تو اپنی نظر کی حفاظت کرو۔ اور پانچویں نصیحت یہ تھی کہ موت کو ہمیشہ یاد رکھو، اور چھٹی نصیحت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھو۔ ساتویں نصیحت یہ تھی کہ احسان کر کے اپنے احسان کو بھول جاؤ، اور آٹھویں نصیحت یہ تھی کہ کسی نے اگر تمہارے ساتھ بد سلوکی کی ہے۔ بد تمیزی کی ہے تو اس کو معاف کر کے اس کے تکلیف پہنچانے کو ہمیشہ کیلئے بھول جاؤ۔ یہ آٹھ نصیحتیں ہیں جو حضرت لقمان علیہ السلام نے چار ہزار پینچہروں کی

خدمت میں رہ کر حاصل کی ہیں۔ اور ہمیں یہ نصیحتیں مفت میں حاصل ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین